بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P. 67.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۲۰ — ہفت روزہ بدر قادیان — شمارہ ۱۴

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ ر شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۹/۳۰ مارچ کی بذریعہ ڈاک آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب حضور پُر نور کی شفاء کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۵ ر شہادت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ بیگم صاحبہ کو پھر پتہ کے ورم کی شکایت ہوگئی ہے۔ آج صبح معائنہ کے لئے امرتسر گئے تھے مگر ٹیکہ کی دوا نہ مل سکنے کی وجہ سے ایکسرے نہ لیا جاسکا۔ لہذا کل صبح پھر جانے کا پروگرام ہے۔ ایکسرے کے نتیجہ کے بعد ڈاکٹر علاج تجویز کریں گے۔ سیدہ موصوفہ کو روزانہ ہی ۹۹ سے اُوپر حرارت رہتی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدہ محترمہ کو صحتِ کاملہ و شفاء عاجلہ عطاء فرمائے آمین۔

۱۱ ر صفر ۱۳۹۱ھ — ۸ ر شہادت ۱۳۵۰ ہش — ۸ ر اپریل ۱۹۷۱ء

مذاکرۂ علمیہ

اسلام اور سائنس

محترم شیخ عبد القادر صاحب۔ لاہور

(۱)

سوال :- قرآن حکیم میں ہے کہ پتھروں میں سے بعض پتھر ایسے ہیں کہ جن میں سے نہریں پھوٹ پڑتی ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں تو ان میں سے پانی نکلنے لگتا ہے۔ (البقرہ آیت ۷۵) بظاہر نظر، یہ دونوں قسم کے پتھر ایک ہی ہیں۔ ان میں فرق کیا ہے ؟

جواب :-

سائنس نے ثابت کیا ہے کہ دوسری قسم کے پتھر بھی موجود ہیں۔ جن کے اندر پانی کے کرسٹل ہوتے ہیں۔ آتش افشانی کے نتیجہ میں چٹانیں پگھلی ہوئی صورت میں نکلتی ہیں۔ اس لاوے کو MAGMA کہتے ہیں۔ اس میں نو فیصدی تک پانی کرسٹل کی صورت میں ہوتا ہے۔ پھٹنے سے یہ کرسٹل پانی میں بدل جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جہاں کوئی دہانہ آتش فشاں ہوگا وہاں پانی کی جھیل بھی ہوتی ہے۔ اب ایسی ایجاد بھی ہوچکی ہے کہ پتھر کو پانی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ ایک طرف سے ماگمائی پتھر ڈالیئے دوسری طرف سے پانی حاصل کر لیجئے۔ گویا پتھروں سے پانی دو طرح جاری ہوتا ہے بعض پتھروں کے نیچے چشمے ہوتے ہیں جو کہ انفجار کے نتیجہ میں بہہ پڑتے ہیں۔ بعض پتھروں کے اندر پانی کے دھارے خوابیدہ ہوتے ہیں جو زمینی تہوں سے آتش فشانی کے عمل سے لاوے کی صورت میں نکلتے ہیں۔ اس انشقاق کے نتیجہ میں کرسٹل بخارات بن جاتے ہیں۔ اور بخارات پانی بن کر جھیلوں کی صورت میں بہہ پڑتا ہے۔

بعض سائنس دان کہتے ہیں کہ دنیا میں پانی ماگمائی پتھروں کے انشقاق کی وجہ سے ظہور پذیر ہوا۔ کتنا عظیم الشان مضمون ہے جو کہ قرآن حکیم میں بیان ہوا ہے۔

(۲)

سوال :- قرآنِ حکیم میں وارد ہوا

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ۔ (۶۵ : ۱۳)

اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور انہی کی مثل زمین میں بھی سات (بطن) زمین میں سبع سموٰت، کی مثل پیدا کرنے سے کیا مراد ہے ؟

جواب :-

عصرِ حاضر میں یہ حیرت انگیز انکشاف ہُوا کہ ہماری زمین دراصل سات زمینوں کا مجموعہ ہے یا یوں کہئے کہ اس کے سات بطن ہیں۔ روسی ماہرین نے یہ عظیم الشان ریسرچ

The Mystery of The Earth's Mantle

میں پیش کی ہے یہ کتاب ۱۹۶۵ء میں اشاعت پذیر ہوئی ہے، ایک اقتباس ملاحظہ ہو:-

"روس میں ایک مشہور کھلونا دکانوں پر بکتا ہے۔ جب آپ اسے کھولتے ہیں تو اس کے اندر ایک اور کھلونا بالکل اسی شکل کا لیکن اس سے کچھ چھوٹا برآمد ہوتا ہے۔ اس دوسرے کھلونے کو آپ کھولیں تو اس میں سے اسی طرز کا تیسرا کھلونا نکل آئے گا۔ اب تیسرے کو کھولیں تو چوتھا۔ چوتھے کو کھولیں تو پانچواں۔ پانچویں کو کھولیں تو چھٹا برآمد ہوگا۔ بالآخر ساتواں کھلونا ننھا منا نکلے گا۔ یہ کھلونا گویا مرکزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔" (صفحہ ۱۴۳)

اسی طرح آپ زمین کو تہہ بہ تہہ کھولتے جائیں تو پتہ لگے گا کہ ہمارا کرہ سات زمینوں کا مجموعہ ہے، آخری حصہ مرکزہ ہے۔ تفصیل کا یہ موقعہ نہیں اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ زلزلہ پیما سائنسی آلات، کی مدد سے یہ حقائق منصۂ شہود پر آئے ہیں۔

(۳)

سوال :- سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا کہ تم خواہ پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور ایسی مخلوق جو تمہارے دلوں میں عظمت رکھتی ہو (تب بھی تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ (۱۷ : ۵۱) کیا انسان پتھر لوہا یا کسی اور دھات میں بدل سکتا ہے ؟

جواب :- زمین کی پہلی تہہ مٹی کی ہے۔ پھر پتھر ہے پھر لوہا ہے۔ اور بعض ایسی سخت دھاتیں کہ لوہا اُن کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ فرمایا کہ زمین اپنے مُردوں کو خواہ کسی تہہ میں سمیٹ لے۔ مٹی میں انسان مٹی بن جائے۔ زیر زمین چٹانوں میں دب کر پتھر میں بدل جائے۔ لوہے کے کھولتے ہوئے بطن میں پہنچ کر لوہا یا حدید بن جائے یا کسی اور سخت ترین مادے کی تہوں میں اُتر کر اُسی مادے میں تبدیل ہو جائے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔

زمین کی تہوں میں پتھر اور لوہا تو موجود ہی ہے۔ ڈرلنگ کے نتیجہ میں بعض عجیب وغریب دھاتیں برآمد ہوئی ہیں۔ ایک دفعہ ڈرلی پوائنٹ کے ذریعہ جب زمین کا سینہ شق کیا گیا تو دھماکہ کے ساتھ ایک عظیم چہار گوشہ ستون اُبھر کر باہر نکل آیا۔ جو کہ دنیا کا سخت ترین مادہ ثابت ہُوا۔ اس سے پہلے اس قسم کا مادہ کبھی دیکھا نہیں گیا۔ سائنسدانوں نے سر توڑ کوشش کی کہ اُسے کاٹ سکیں۔ لیکن ہر ہتھیار کُند ہو گیا۔ بالآخر Leser کی مرتکز انرجی سے کام لیا گیا اس کا بال بیکا بھی نہیں ہُوا۔ حالانکہ Laser کی صرف ایک لہر ہیرے کا سینہ شق کر دیتی ہے۔ اب دھماکہ پیدا کرنے والے آلات یعنی بلاسٹر لائے گئے۔ لیکن بلاسٹنگ کا عمل بھی رائیگاں گیا۔ بالآخر مخصوص پلازماگنوں کے ذریعہ کروڑوں ڈگری حرارت کا مہیب ریلا اس ستون کو توڑنے میں کامیاب ہُوا۔ یہ مادہ دنیا کی سخت ترین چیزوں کو ایسے کاٹ دیتا ہے جیسے چھری مکھن کو کاٹتی ہے۔ اس حیرت انگیز انکشاف پر سائنسدان انگشت بدنداں رہ گئے۔

زمین کے بطن میں لوہا ہے اور اس سے سخت تر مادے۔ اس پسِ منظر میں قرآنی بیان

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان

دار الہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کی

باون ویں (۵۲) مجلسِ مشاورت غایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

نمائندگان سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعدد خطابات۔ اہم تربیتی، اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق مشورے

ربوہ ۲۹ امان ـــــ جماعتِ احمدیہ کی باون ویں (۵۲) مجلس مشاورت جو یہاں ۲۶ امان ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء) بروز جمعۃ المبارک ۵ بجے سہ پہر ایوانِ محمودؓ میں شروع ہوئی تھی۔ تین روز جاری رہنے کے بعد کل ۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء) کو گیارہ بجے قبل دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ حسب سابق جماعتِ احمدیہ کی یہ مجلسِ مشاورت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا بھر میں اسلام اور احمدیت کی روز افزوں ترقی نیز اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور بارش کی طرح پیہم برسنے والی برکات کی آئینہ دار ہوتے ہوئے شریک ہونے والے پانچ صد سے زائد نمائندگان نیز کثیر التعداد مقامی زائرین اور شوریٰ کی کارروائی سُننے کی غرض سے بیرون جات سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے ایمان و یقین کو بڑھانے اور خدمتِ اسلام کے عزائم کو پختہ سے پختہ تر کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی حالیہ علالت کے باوجود "ایوانِ محمود" میں تشریف لاکر اجتماعی دُعا اور ایمان افروز خطاب کے ساتھ مجلسِ شوریٰ کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی اجلاس میں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ صدارت ۵ بجے سہ پہر ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز کے بارہ میں سفارشات مرتب کرنے کے لئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔

نمائندگانِ کرام کے ہال میں مقررہ نشستوں پر بیٹھنے کے بعد حضور ایدہ اللہ ۵ بجے سہ پہر "ایوانِ محمود" میں تشریف لائے۔ جملہ نمائندگان نے احتراماً کھڑے ہوکر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا۔ بعدہٗ حضور نے اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان اور زائرین شریک ہوئے۔ اس طرح مجلسِ شوریٰ کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے نمائندگان کو ایک بہت ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ حضور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے تو ۲۱ جنوری کو گھوڑے سے گرنے کے بعد ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ اور علالت کی کیفیت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ پہلے تو ڈاکٹروں نے تین ہفتہ تک لیٹے رہنے کی ہدایت کی۔ اس کے بعد مزید دو ہفتہ اس ہدایت پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ بعد میں پھر ایکسرے لیا جس سے معلوم ہوا کہ ریڑھ کی ہڈی کے جن دو منکوں پر چوٹ آئی تھی۔ اُن کی ہڈی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوچکی ہے۔ تاہم ڈاکٹروں نے اس خیال کے پیشِ نظر کہ ہڈی ابھی کچی ہے، مزید یہ ہدایت کی کہ ابھی تین چار ہفتہ اور آرام کریں۔ ان میں سے تین ہفتے تو گزر چکے ہیں اور چوتھا ہفتہ آج سے شروع ہوا ہے۔ گو انہوں نے گھر کے اندر کسی قدر چلنے پھرنے کی اجازت بھی دی۔ لیکن یہ پابندی لگادی کہ ایک ہی وقت میں نصف گھنٹے سے زیادہ نہ بیٹھیں۔ اب شوریٰ کے سلسلہ میں ڈاکٹروں نے نصف گھنٹے سے ایک گھنٹہ تک بیٹھنے کی اجازت دے دی ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے یہ بتانے کے بعد کہ اس وقت انسانیت ایک بڑے نازک دَور میں سے گزر رہی ہے اور یہ کہ ہمارا ملک بھی نازک ترین دَور میں سے گزر رہا ہے۔ احبابِ جماعت کو بنی نوعِ انسان کے لئے اور بالخصوص ملک کی سالمیت و استحکام اور اس کی حفاظت کے لئے دُعائیں کرنے کی پُر زور تحریک فرمائی۔

حضور نے واضح فرمایا دنیا میں تین قسم کے انسان پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ گروہ ہے جو سرے سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ہی قائل نہیں ہے۔ وہ اس کائنات کے نہایت محکم اور ابلغ نظام کو محض اتفاق کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ دوسرا وہ گروہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا اس کائنات کو پیدا کرنے والا تو ہے لیکن پیدا کرنے کے بعد وہ اس سے بے تعلق ہوگیا ہے۔ تیسرا گروہ وہ ہے جو خدا کے حقیقی بندوں کا گروہ ہے وہ پُوری بصیرت کے ساتھ الامر للہ اور القدرۃ للہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ پہلے دو گروہ دعا کے قائل ہو ہی نہیں سکتے۔ البتہ تیسرا گروہ جو سچے احمدیوں کا گروہ ہے۔ جو ہر آن اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے دیکھتے اور اس کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دعائیں کریں۔ پس علیٰ وجہ البصیرت ہم ہی دُعا کرسکتے ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ جہاں ہم تمام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کریں وہاں ہمیں اپنے ملک کی سالمیت واستحکام اور حفاظت کے لئے بھی پوری عاجزی اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور بہت دُعائیں کرنی چاہئیں۔

بعد ازاں حضور نے ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے دو سب کمیٹیاں نیز زراعت اور صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے مسائل پر الگ الگ غور کرنے کے لئے دو سٹینڈنگ سب کمیٹیاں قائم کئے جانے اور اس بارہ میں مشورے پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس شام کو چھ بجکر ۲۰ منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔

تین دنوں (۲۶ تا ۲۸ مارچ) میں شوریٰ کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنی حالیہ علالت کے باوجود شوریٰ کے چاروں اجلاسوں میں بنفسِ نفیس شرکت فرمائی اور ہمہ وقت تشریف فرما رہ کر صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ احباب نے اس امر کے پیشِ نظر کہ ڈاکٹروں نے حضور ایدہ اللہ کی حالیہ علالت کے سبب (جس سے حضور ایدہ اللہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت صحت یاب ہوچکے ہیں) احتیاط کے طور پر بیک وقت ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ بیٹھنے سے منع کیا ہے اپنے مشورے سب کمیٹیوں کی وساطت سے اختصار کے ساتھ پیش کرنے پر ہی اکتفاد کیا۔ تاہم حضور نے شوریٰ کے اجلاسوں میں نمائندگان سے زیادہ سے زیادہ خطاب فرماکر انہیں رُوح پرور اور بصیرت افروز ارشادات اور کلماتِ طیّبات سے نوازا اور خود تکلیف اٹھا کر اپنے جاں نثار و وفا شعار احباب کو رُوحانی سیری و سیرابی سے ہمکنار کرنے میں کمال درجہ شفقت کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ وہ خدمتِ اسلام کے نئے عزائم اور نئے ولولوں سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

نمائندگان نے ایجنڈے میں درج شدہ ۹ تربیتی، اصلاحی، تنظیمی اور مالی امور پر شوریٰ کی سب کمیٹیوں کی وساطت سے غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد حضور کی خدمت میں مشورے پیش کئے۔ حضور نے سب کمیٹیوں کی سفارشات اور مشوروں پر روشنی ڈال کر ان کے متعلق فیصلے صادر فرمائے۔

۲۶ امان کو افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کی زیر صدارت زراعت اور صنعتی تعلقات سے متعلق دو علیحدہ علیحدہ سٹینڈنگ سب کمیٹیوں اور ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر اور سفارشات پیش کرنے کی غرض سے دو سب کمیٹیاں مقرر کی گئی تھیں۔ سب کمیٹیوں نے ۲۶ امان کو ہی رات گئے تک جملہ تجاویز پر غور کرکے اپنی سفارشات مرتب کیں اور ۲۷ و ۲۸ امان کو شوریٰ کے باقی تین اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی رپورٹیں زیرِ غور آئیں۔ ایجنڈے کی ان تجاویز میں صدر انجمن احمدیہ۔ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی شامل تھے۔ یہ تینوں بجٹ مجموعی طور پر ایک کروڑ ۱۳ لاکھ چونسٹھ ہزار چھ سو ستاون روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات پر مشتمل تھے۔ سب کمیٹیوں اور ان کے بعد نمائندگانِ شوریٰ نے متفقہ طور پر ان ہر سہ بجٹوں کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

مزید برآں شوریٰ میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سالِ گزشتہ کی کارگزاری بھی پیش کی گئی۔ نیز حضور ایدہ اللہ نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے مالی پہلو سے متعلق بعض امور پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ اندرونی اور بیرونی ممالک کی جماعتوں نے اس فنڈ میں کس بشاشت سے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا ہے اور روحِ مسابقت کا کیسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔

شوریٰ کے پہلے تین اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت باری باری محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ اور محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور کو صدارت کے فرائض کی انجام دہی میں حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

امسال بھی شوریٰ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ امان کی شام کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگانِ مجلسِ شوریٰ کے

(باقی دیکھئے صلا پر)

وہی نیکی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوتی ہے جس میں استقلال اور دوام کا رنگ پایا جائے

کچھ دن نیکی کرکے پھر اُسے چھوڑ دینا ایک ایسی کمزوری ہے جس سے انسان کی رُوحانی زندگی ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے

نمازیں انسان کے روحانی اعضاء ہیں ان میں سستی کرنا روحانی اعضاء کو کاٹنے کے مترادف ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بصیرت افروز تقریر۔ فرمودہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا میں نے جماعت کو کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ

کام وہی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوتا ہے

جس میں استقلال اور دوام کا رنگ پایا جائے۔ یوں تو ادنیٰ سے ادنیٰ اور ذلیل سے ذلیل انسان بھی کبھی نہ کبھی کوئی نیکی کر لیتا ہے لیکن اس کا دو دن کے لئے نیکی پر کاربند ہونا اس بات کی علامت نہیں سمجھی جا سکتی کہ وہ فی الحقیقت نیک انسان ہے اسی طرح اگر کوئی شخص کچھ عرصہ باقاعدہ چندہ دیتا ہے دین کے لئے قربانی بھی کرتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان سب باتوں کو چھوڑ دیتا ہے تو کوئی عقلمند انسان ایسا نہیں جو ایسے شخص کو کامل طور پر ایماندار یا متقی سمجھ سکے۔ ہمارے ملک کی مساجد میں سے

کچھ مساجد ایسی بھی ہیں

جو کنجنیوں کی بنوائی ہوئی ہیں یا بعض ایسے لوگوں کی بنوائی ہوئی ہیں جن کی ساری عمر ظلم و تعدی اور دوسری بدعمات میں گزری لیکن جب وہ مرنے کے قریب پہنچے تو کوئی مسجد یا کنواں یا مدرسہ یا لائبریری بنوا دی اور اس کے بنوانے کے بعد انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کام کر دیا ہے اور مسجد یا کنواں یا مدرسہ یا لائبریری بنوا کر اللہ تعالیٰ پر اتنا بڑا احسان کر دیا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کا کوئی حق نہیں کہ آخرت میں ان سے ان کے اعمال کے متعلق بازپرس کرے۔ گویا۔ گویا اصل مالک وہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہود کی اسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ ایسے جاہل اور بے وقوف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کہتے ہیں کہ اصل مالدار تو ہم ہیں اور اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ فقیر اور محتاج ہے۔ جو اپنے دین کی اشاعت کے لئے ہم سے پیسے مانگتا ہے (آل عمران ع ۱۹) یہ سب باتیں وہ تمسخر سے کہتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں یہ خیالات لوگوں میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ نجات ہمارے اپنے اعمال سے وابستہ ہے یہی وجہ ہے کہ اگر وہ کوئی نیکی کا کام کرتے بھی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ احسان سمجھتے ہیں اور یہی ذہنیت ہے جو

نیکیوں پر استقلال اور دوام کی عادت

پیدا نہیں ہونے دیتی لوگ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرکے بھی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر بڑا احسان کر دیا ہے اور وہ احسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا چھوٹا ہو یا زیادہ برابر ہوتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کو رشوت دیتے ہیں۔ جس طرح کسی شخص کے پاس ٹکٹ نہ ہو اور وہ ریل گاڑی میں سفر کر رہا ہو اور ٹکٹ چیک کرنے والا آجائے تو وہ بجائے پورا کرایہ ادا کرنے کے کچھ رشوت دے کر چیکر کو خاموش کرا دے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے وہ ایک نیکی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں نیچی کرنا چاہتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اگر ہم ساری عمر بھی نیکیاں کرتے چلے جائیں تو بھی ہماری ذمہ داری ادا نہیں ہوتی وہ لوگ جو کچھ دیر کام کرنے کے بعد کچھ عرصہ

قربانی کرنے کے بعد

تھک کر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اندر سستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کو بیدار کیا جائے اور ان کو ذمہ واری کا احساس دلایا جائے ایسے لوگوں کو

اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے

کیونکہ اگر ایک شخص ساری عمر بھی کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس دن کھانا نہ کھائے تو وہ یا مر جائے گا یا مرنے کے قریب پہنچ جائے گا اگر ایک شخص ہزار سال میں نو سو ننانوے سال اور تین سو پچاس دن تک کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس پندرہ دن نہ کھائے تو اس کا پچھلا کھایا ہوا آئندہ نہ کھانے والے دنوں میں کام نہیں آئے گا۔ یہی حال انسان کی رُوحانی زندگی کا ہے اگر اس کو رُوحانی غذا نہ ملے تو ایسے شخص کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور وہ یا تو مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی حالت کی طرف توجہ کرے اور توبہ و استغفار کرے تو اسے اللہ تعالیٰ موت کے گڑھے سے نکال لیتا ہے اور اگر توجہ نہ کرے اور اپنی اصلاح کے لئے نیکی کی طرف قدم نہ اٹھائے تو اس پر موت وارد ہو جاتی ہے پس کچھ تھوڑا سا کام کرکے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے اپنی آخرت کے لئے بہت کچھ کر لیا ہے یہ محض نفس کا دھوکہ ہے یہ ایسی ذہنیت ہے جو عملی حالت کو خراب کر رہی ہے اور اگر ہماری جماعت بھی اس رَو میں بہہ جائے تو یہ قابل افسوس بات ہوگی۔ میں دیکھتا ہوں کہ نمازوں میں پھر سستی پیدا ہو رہی ہے نمازیں انسان کے روحانی اعضاء ہیں۔ نمازوں میں سستی کرنا اپنے روحانی اعضاء کو کاٹنے کے مترادف ہے اور اگر کسی ایسے شخص کو جو نہ آنکھیں رکھتا ہو نہ زبان رکھتا ہو، نہ ہاتھ رکھتا ہو جنت میں بھی داخل کر دیا جائے تو وہ اس سے کیا فائدہ اُٹھائے گا۔ جیسے کسی لولے لنگڑے اور اندھے شخص کو شالامار باغ میں بٹھا دیا جائے تو وہ اس سے کیا لطف حاصل کر سکے گا۔ اسی طرح جس شخص کے روحانی اعضاء کام نہیں کرتے تو اسے اگر جنت میں بھی داخل کر دیا جائے تو وہ جنت سے کیا لطف اٹھائے گا گو ایسے آدمی کا جس کے روحانی اعضاء کام نہ کرتے ہوں جنت میں جانا ناممکن ہے لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی شخص فرشتوں کو دھوکہ دے کر جنت میں بھی چلا جائے تو وہ اندھا۔ لُنجا اور لنگڑا شخص جنت میں جا کر کیا کرے گا۔ اس کی آنکھیں نہیں کہ جنت کے نظاروں کو دیکھ سکے اس کے کان نہیں کہ جنت کی عمدہ آوازوں کو سُن سکے۔ اس کی زبان نہیں کہ جنت کے ثمرات کو چکھ سکے۔ اس کے ہاتھ نہیں کہ کسی کو چھو کر اس کی لطافت کو محسوس کر سکے جنت سے تو وہی لطف اُٹھا سکتا ہے جس کی نمازیں باقاعدہ ہوں جس کے چندے باقاعدہ ہوں۔ اور وہ تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہو کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو انسان کے روحانی اعضاء ہیں جس نے ان میں سستی اختیار کی گویا اس نے اپنے روحانی اعضاء کاٹ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

من کان فی ھذہٖ اعمٰی

فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی

(بنی اسرائیل ع ۸)

کہ جو شخص اس دُنیا میں روحانی طور پر اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہو گا۔ جو شخص صحیح سمجھ کر اعمال بجا لاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ

کسی نیکی سے محروم نہ رہے

اسے ہر نماز کے ذریعہ ایک نئی طاقت دی جاتی ہے اگر وہ حج کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اگر زکوٰۃ دیتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ نیک بات کسی کو کہتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی ہے اگر وہ کسی کی تربیت کرتا ہے تو اُسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ ظلم و تعدی دور کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ کسی یتیم یا بیوہ کے بچہ کا کفیل بنتا ہے تو اُسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اگر وہ کسی

مصیبت زدہ کی مدد

کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے ہر نیکی جو انسان کرتا ہے اس کے ذریعہ وہ اپنی ایک نئی حِس اور نئی طاقت کو زندہ کرتا ہے جو جنت میں اس کے کام آنے والی ہے جنتی نعمتیں جنت میں ہیں اگر انسان چاہے کہ ان سب سے لطف اٹھائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقابل پر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرے جس طرح انسان دُنیا میں اچھے نظارے دیکھ کر

ذائقے اٹھاتا ہے ناک سے خوشبو سونگھ کر یا کانوں سے اچھی آوازوں کو سُن کر لطف اندوز ہوتا ہے یا زبان سے چکھ کر لذت اٹھاتا ہے اور ہر ایک چیز کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں قسمیں ہوتی ہیں۔ نظارے دُنیا میں ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ اسی طرح خوشبوئیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اچھی آوازیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اور چیزوں کے ذائقے بھی ہزاروں قسم کے ہیں ہر ایک آدمی کا ذوق مختلف ہوتا ہے بعض آدمی ترش چیز کو پسند کرتے ہیں لیکن بعض ترش چیز کو سخت ناپسند کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے ذوق کے مطابق نہیں ہوتی اور جن کو ترش چیز پسند ہے وہ بھی سارے کے سارے کسی ایک چیز کو پسند نہیں کرتے بلکہ مختلف طبائع مختلف چیزوں کو پسند کرتی ہیں۔ کیونکہ ترش چیزیں کوئی ایک یا دو قسم کی نہیں بلکہ ہزاروں قسم کی ہیں۔ بعض مٹھائی کو پسند کرتے ہیں۔ آگے مٹھاس کی بھی ہزاروں قسمیں ہیں۔ بعض کو گڑ پسند ہوتا ہے بعض کو شکر پسند ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں میٹھی ہیں لیکن کسی کو کوئی میٹھی چیز پسند ہوتی ہے اور کسی کو کوئی اسی طرح جنت کی نعمتیں بھی لاکھوں کروڑوں قسم کی ہوں گی مگر ان کے مقابل پر انسان کو بھی کروڑوں کروڑ نیکیاں کرنی چاہئیں۔

قرآن مجید سے پتہ لگتا ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں مومنوں کے لئے افتراق اور جدائی کو پسند نہیں فرمایا۔ پس وہاں اعلیٰ اور ادنیٰ کا امتیاز اس رنگ میں باقی نہیں رہے گا کہ وہ ایک دوسرے سے جُدا رہیں بلکہ ان کو ایک درجہ میں جمع کر دیا جائے گا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ اور دوسرے انبیاء بھی جنت کی لذات سے اسی طرح سو فیصدی لطف اندوز ہو رہے ہوں گے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لطف اندوز ہو رہے ہوں گے

اصل بات یہ ہے

کہ چونکہ جذباتی لحاظ سے انسان پر اس کے پیاروں کی جُدائی نہایت گراں گزرتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ادنیٰ اور اعلیٰ کے امتیاز کو مٹا کر ایک ہی مقام میں ان کو جمع کر دے گا مگر اس کے باوجود ان میں مدارج کا امتیاز ہوگا۔ ایک ہی پلیٹ سے دو آدمی کھانا کھاتے ہیں تو ہر ایک ان میں سے اپنے ذوق کے مطابق اس سے لطف اندوز ہوتا ہے ہر روز گھر میں کھانا پکتا ہے۔ میاں بیوی اور بچے سب حسب ضرورت اسے کھاتے ہیں مگر کیا وہ سارے کے سارے ایک سا مزہ اُٹھاتے ہیں حالانکہ وہ سب کے سب ایک ہی کھانے میں شریک ہوتے ہیں۔ پس مشارکت سے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ سب مزہ اُٹھانے میں بھی برابر ہوں۔ جنت میں

مشارکت بھی ضروری ہے

کیونکہ اگر سارے رشتہ دار ان نعمتوں میں شامل نہ ہوں تو جنت پورا انعام نہیں کہلا سکتی۔ باپ کہے گا میرا بیٹا میرے پاس نہیں ہے ....

.... بیوی کہے گی میرا خاوند میرے پاس نہیں ہے خاوند کہے گا میری بیوی میرے پاس نہیں ہے بیٹا کہے گا میرے ماں باپ میرے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سب کو جمع کر دے گا۔ مگر باوجود ایک جگہ جمع ہونے کے ضروری نہیں کہ وہ سب جنت کی نعمتوں سے ایک جیسا لطف اُٹھائیں۔ جیسا کہ ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہی کھانا پکتا ہے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ بیوی خاوند کے لئے تو پلاؤ پکائے بچوں کے لئے قورمہ پکائے اور اپنے لئے دال پکائے۔ کوئی آدمی بھی اس تفریق کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ سب ایک ہی کھانے میں شریک ہوں گے ان کے ذوق اور ان کے مزے میں اختلاف ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بیمار ہے تو وہ اور مزہ اُٹھائے گا۔ اور جس کے دانت بھی ہیں اور صحت بھی ٹھیک ہے وہ اس سے اور مزہ اُٹھائے گا حالانکہ کھانا ایک ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عزیز اور مقرب صحابہؓ وغیرہ کھانے میں آپ کے شریک ہوں گے تاکہ ان کے دلوں میں ٹھیس نہ لگے لیکن ہر ایک ان میں سے الگ الگ مزہ لے رہا ہوگا۔ اور

درجات کا امتیاز

بھی باقی ہوگا۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی سو فی صدی اسی طرح جنت سے لطف اُٹھائیں گے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لطف اُٹھا رہے ہوں گے تو جنت کے مدارج باطل ہو جاتے ہیں اور بڑے اور چھوٹے کا امتیاز باقی نہیں رہتا۔ حالانکہ یہ امتیاز موجود ہوگا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوسرے لوگ مزہ میں سو فیصدی تب شامل ہو سکتے ہیں کہ ان کے اعمال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہوں۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمال کے لحاظ سے تمام انبیاء سے ارفع اور اعلیٰ ہیں۔ پھر باقی انبیاء آپؐ کے ساتھ جنت کی نعماء میں سو فیصدی کس طرح شامل ہو سکتے ہیں اس نکتہ کو یاد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس دُنیا میں اپنے اعمال کے ذریعہ جیسا ذوق پیدا کریں گے۔ اسی کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اُٹھائیں گے اور ہر نیکی جس کے کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے ہم اپنے ہاتھ سے اس نعمت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر دیں گے۔

اس نکتہ کو پہلے لوگوں میں سے کسی نے بیان نہیں کیا۔ جہاں تک میں نے صوفیاء کی کتابیں پڑھی ہیں کسی نے اس بات کے متعلق بحث نہیں کی اور نہ اس موضوع پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ غرض جنتیوں کے اتصال اور اتحاد سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ جنتی لوگوں کو

تسکین قلب حاصل ہو

اور کوئی خلش ان کو تکلیف نہ دے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو بے شک تسکین قلب حاصل تھی لیکن بعد میں آنے والے دل میں ایک خلش محسوس کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے۔ ہم بھی آپؐ کا زمانہ دیکھتے ہم بھی آپؐ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتے۔ لیکن جنت میں اس قسم کی کوئی خلش باقی نہ رہے گی۔ پس جنت میں اتحاد اور اتصال بھی ہوگا وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ سب رشتہ داروں کو ایک جگہ جمع کر دے گا تاکہ جُدائی ان کو تکلیف نہ دے لیکن ان مدارج کا امتیاز بھی باقی رہے گا اور وہ اس طرح کہ ہر ایک ان میں سے اپنے اپنے ذوق اور اپنی اپنی حس کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اُٹھائے گا

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ جس جس حس کو انسان دُنیا میں تقویت دے گا اس کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگا اور انسان کی حسیں اس دُنیا میں اس طرح تیز ہو سکتی ہیں کہ انسان محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے اعمال بجا لائے اور اعمال کے بجا لانے میں استقلال اور مداومت کا رنگ نہ ہو اس وقت تک وہ انسان کی روحانی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتے کچھ دن تک التزام سے نماز پڑھنا پھر چھوڑ دینا کچھ دن اصلاح و ارشاد کے کام میں جوش دکھانا پھر خاموشی اختیار کر لینا کچھ دن تک قربانی کرنا اور پھر تھک جانا یہ ایسی چیز ہے جس سے انسان کی

روحانی زندگی خطرہ میں ہوتی ہے

اور وہ لوگ جو ایسا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جاذب نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ کے فضل پورے طور پر انہیں لوگوں پر نازل ہوتے ہیں جو صرف اللہ کی خاطر اعمال بجا لاتے ہیں اور اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ نبی یا خلیفہ ان کو بار بار توجہ دلائے بلکہ وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ کسی بڑے آدمی نے تحریک کی ہے یا کسی چھوٹے آدمی نے بلکہ وہ ہر نیک تحریک پر خواہ وہ نبی کی طرف سے ہو یا خلیفہ کی طرف سے ہو لبیک کہنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کبھی پسند نہیں کرتا۔ لوگ نبی یا خلیفہ کی خاطر کام کریں موحد قوم وہی ہوتی ہے کہ خواہ نبی یا خلیفہ زندہ رہے یا فوت ہو جائے اس کے اخلاص میں اور اس کے جوش میں کمی نہ آئے بلکہ وہ اسی جوش اور اخلاص سے کام کرتی چلی جائے ....

.... جس جوش اور اخلاص سے وہ پہلے کام کرتی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ جو کام پورے طور پر موحد ہو اُسے دُنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی نہ حکومتیں اسے کوئی گزند پہنچا سکتی ہیں اور نہ بادشاہتیں اس کا کچھ بگاڑ سکتی ہیں۔ ہمیشہ شرک ہی قوموں کی تباہی اور ہلاکت کا موجب ہوتا ہے پس دوستوں کو اسباب کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ اب لوگوں کے

اعمال میں کسی قسم کی ملونی نہ ہو

اور ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں مداومت اختیار کریں اور کسی بات کے متعلق بھی آپ لوگوں کو بار بار توجہ دلانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ ایک آواز ہی آپ کے لئے کافی ہو۔

جو قوم اسباب کی عادی ہو کہ اسے بار بار بیدار کیا جائے اسے اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہیئے بیشک انبیاء اور خلفاء تو اللہ تعالیٰ کی سواریاں ہوتی ہیں جو بوقتِ ضرورت بندوں کو عطا کی جاتی ہیں اور بڑی حد تک جماعتوں کے بوجھوں کو اٹھاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سہولت کیلئے اپنے بندوں کو یہ سواریاں دیتا ہے تو یہ اس کا احسان ہوتا ہے اور اگر یہ سواریاں نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ کی جماعتوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ اپنے بوجھوں کو خود اُٹھائیں اگر کسی والدہ کو اپنا بچہ اُٹھانے جانے کیلئے سواری نہ ملے تو وہ اس کو پھینک نہیں دیتی بلکہ خود اُٹھا کر لے جاتی ہے۔ اور

موت فوت کا سلسلہ

تو انسان کے ساتھ جاری ہے اس لئے نہ کسی انسان پر بھروسہ کرنا جائز ہے اور نہ بھروسہ کرنا چاہیئے۔ جن لوگوں میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ خواہ کوئی زندہ رہے یا فوت ہو ان کے اعمال میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ یہی لوگ موحد ہوتے ہیں

اور جب توحید کی روح قوم میں مٹ جائے تو قوم بھی مٹ جاتی ہے۔ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد

اللہ تعالیٰ کا سپرد کردہ کام

چھوڑ دیا تھا نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہم نے نہایت اخلاص سے جاری رکھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے اخلاص کو قبول فرمایا اور ہمیں پہلے کی نسبت بہت زیادہ ترقی عطا کی۔ اگر آئندہ بھی جماعت اس روح کو قائم رکھے کہ کسی کی موت کی وجہ سے ان پر سستی پیدا نہ ہو۔ بلکہ وہ اپنے کام کو پہلے کی نسبت زیادہ ہمت کے ساتھ کرتی چلی جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے بہت زیادہ ترقیات دے گا پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ

جس قوم میں توحید زندہ ہے

وہ قوم زندہ رہے گی۔ اور جب قوم میں توحید مٹ جائے گی وہ قوم بھی مٹ جائے گی ؛

ولادت

احقر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۷۱ء بارہ بجکر پچیس منٹ پر رات ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس سے قبل بھی اللہ پاک نے احقر کو ایک لڑکا عطا کیا تھا لیکن وہ چھ برس کی عمر میں ہی فوت ہو گیا۔ اب تین لڑکیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ لڑکا عطا فرمایا ہے عزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے رحمبا درویشان اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

خاکسار ماسٹر محمود احمد خان بی۔ اے
ذورہ۔ شوپیاں کشمیر

خط و کتابت
کرتے وقت
چٹ نمبر
ضرور
تحریر
کیجئے

ذکر الٰہی اور اس کی اہمیت

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان پنشنر)

کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ، قرآن کریم کے احکام تو بہت ہیں مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جس پر عمل کرکے میری نجات ہو سکے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کیا کرو اور یہ بات بھی صحیح اللہ تعالیٰ خود بھی قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ میرا ذکر کثرت سے کیا کرو۔

فاذکروا اللّٰہ کثیراً لعلکم تفلحون۔

کسی اور کام کے لئے کثیر کا لفظ نہیں فرمایا اگر فرمایا تو اپنے ذکر کے متعلق کہ میرا ذکر بہت کیا کرو۔ اور اپنے بندوں کی شناخت بھی یہی بتلائی کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے میرا ذکر کرتے ہیں۔ یذکرون اللّٰہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبہم جب بندہ اپنے خدا کو یاد کرتا ہے۔ تو اس کا رب بھی اسے یاد کرتا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم۔ اور جس بندہ کو خدا یاد کرے اس کی خوش قسمتی میں کیا شک ہو سکتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کو دل سے یاد کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اسے یاد کرتا ہے اور اگر بندہ کسی مجلس میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے۔ تو خدا بھی اپنے بندہ کو فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ دیکھو میرے بندہ نے مجھے دیکھا بھی نہیں لیکن پھر بھی میرا ذکر مجلس میں کرتا رہتا ہے پس جس مجلس میں خدا کا ذکر ہو، وہ مجلس بھی بابرکت ہو جاتی ہے اور خدا خود بھی اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور یاد کرنے والے کے قریب آجاتا ہے اور یاد کرنے والے کے قریب آجاتا ہے۔ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے میرے رب۔ میں تیری پیاری آواز تو سنتا ہوں لیکن تو نظر نہیں آتا۔ مجھے بتا کہ تو کہاں ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اے موسیٰ۔ میں تیرے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے قریب ہوں۔ جس وقت کوئی بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ ایک اور موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا۔ کہ اے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے پاس تیرے گھر میں رہوں۔ موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر خوشی سے سجدہ میں گر پڑے۔ اور کہا کہ اے میرے رب تو کیونکر میرے ساتھ میرے گھر میں رہ سکے گا۔ یہ تیرے رہنے کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ تو نہیں جانتا کہ میں اپنے یاد کرنے والے کے پاس بیٹھا رہتا ہوں۔ اور جب کبھی بندہ مجھے ڈھونڈتا ہے تو مجھے پا لیتا ہے۔ تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے ذکر میں کتنی برکتیں ہیں عام مقولہ ہے کہ من حب شیئاً اکثر ذکرہ۔ جو انسان جس سے محبت کرتا ہے وہ اس کا اکثر ذکر کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتا رہتا ہے تو اس کی اللہ تعالیٰ سے محبت ہو ہی جاتی ہے۔ کیونکہ بندہ کا اللہ تعالیٰ سے ایک فطری اور قلبی تعلق ہے۔ بچہ ماں سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ وہ اس کے پیٹ سے نکلا ہے۔ انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے اس لئے وہ فطرتاً اس سے محبت کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ کے ذکر سے انسان کو محبت ہو جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر وقت اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھو کیونکہ ذکر سے محبت اور محبت سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب اطاعت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور جب اطاعت محبت کے جذبہ سے ہو تو اس میں ایک حلاوت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی جنت ہے۔ اس لئے مومن دو جنتوں کا لطف اُٹھاتا ہے ایک جنت اس دنیا میں اور وہ محبت کی جنت ہے کہ جس میں تلخ بھی شیریں بن جاتی ہے ؎

از محبت تلخ ہا شیریں شود

اور دوسری جنت آخرت میں جب کہ وہ خدا تعالیٰ کے دیدار سے لطف اندوز ہوگا۔ اور اُس کا رب اُسے اپنے ہاتھ سے شراب طہور پلائے گا۔ وسقٰہم ربہم شراباً طہوراً۔

خیال تو کرو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں کیا کیا برکتیں پنہاں ہیں۔ ایک شخص کا نامۂ اعمال پیش ہوگا بظاہر اس کے نیک عمل کم ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے جنت میں لے جاؤ۔ فرشتے کہیں گے خدایا اس کے نامۂ اعمال میں تو اس قدر نیکیاں نہیں کہ جنت کی مستحق ہو۔ پھر کس عمل کے بدلے بہشت میں جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارے پاس تو اس کے وہ عمل درج ہیں جو اپنے جوارح سے کرتا تھا لیکن میرے پاس اس کا خفیہ ریکارڈ بھی ہے۔ یہ بندہ مجھے دل میں بہت یاد کیا کرتا تھا۔ اس کے بدلے میں اسے جنت دے رہا ہوں۔ پس اصل چیز تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہے۔ نماز کو بھی ذکر کہا و اقم الصلوٰۃ لذکری۔ قرآن بھی ذکر ہے انا نحن نزلنا الذکر۔ روزہ بھی ذکر ہے۔ حج میں ذکر ہے۔ دوسری عبادتیں درود شریف۔ استغفار وغیرہ بھی ذکر ہیں۔ پس سب عبادتوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہی ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید کر رہی ہے۔ اگر انسان اشرف المخلوقات ہو کر اس کی تسبیح اور تحمید سے غافل ہو جائے تو اس کی بدنصیبی میں کچھ شک ہو سکتا ہے؟ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ ہر وقت اپنے آپ کو اس کے ذکر میں مشغول رکھے۔ دل میں بھی اس کی یاد ہو اور زبان پر بھی اس کا ذکر ہو کیونکہ حمد و ستائش کے لائق صرف اسی کی ذات ہے ؎

ہاں تیری حمد تیری ذات کہ محمود ہے تو
ہے حقیقت سجدہ تیری ذات کہ مسجود ہے تو
قدرت کہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو
میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تیری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

دعائے مغفرت

افسوس کہ گذشتہ دنوں ہماری پیاری کشمیر کے صدر جماعت اور مخلص احمدی بزرگ مکرم عبد المحمد صاحب ڈار الفور مرحوم بقضائے الٰہی وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلندیٔ درجات سے نوازے۔ اور جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار حمید الدین شمس
کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

فریق لاہور کی دو رنگیاں

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

یہ گروہ اخبار پیغام صلح لاہور سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت اقدس کی نبوت۔ خلافت تعلیم کی خصوصیات الخوادیان کی مرکزیت کو ترک کر کے اس نے فریب کاری و چالبازی کا طریق اپنا کا بزعم خود جماعت احمدیہ قادیان و ربوہ کو بدنام کرنا شروع کر رکھا ہے۔ ایک طرف وہ تقوے و خدا ترسی کا ڈھنڈورہ پیٹا کرتا ہے دوسری طرف شرمناک جھوٹ بول بول کر اپنے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتا رہتا ہے۔

اختلافی امور میں اپنے غلط رویہ و عقائد کو بار بار دہراتا ہے اور مختلف پیرایوں میں ان کو پیش کرتا چلا جاتا ہے اور ہمارے جوابات و بنیادی امور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ جات کو نظرانداز کر کے اپنی من مانی چلاتا اور غیروں کو خوش کرنے اور ان کے پیسوں و کاموں کو اپنی طرف منسوب کر کے ان کی دوستی کا ہاتھ بڑھاتا رہتا ہے اور اُن احتیاطات کی پرواہ نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم فرمائے ہیں اور ان احتیاطات کے خلاف اغیار کے سامنے گروہ پر دروکر ہمیں بدنام کرنا چاہتا ہے۔

یہ گروہ کہتا ہے کہ عام خیال یہ ہے کہ احمدیت محض چند مذہبی و معاشرتی پابندیوں کا نام ہے اور وہ ہے عبادت دعا اور رشتہ ناطہ کی پابندیاں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے ان کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کی جائے اور ان کے ساتھ رشتہ و ناطہ نہ کیا جائے بس اسی کا نام احمدیت ہے ۔ فرقہ قادیانی نے دنیا کے سامنے احمدیت کا یہی تصور پیش کیا ہے۔

حالانکہ یہ گروہ خوب جانتا ہے اور جاننے والے بھی خوب واقف ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی نے ایک مبسوط کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام دنیا کے سامنے پیش کر کے احمدیت کا صحیح تصور پیش فرمایا۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہوا ہے۔ اور یہ مضمون ویمبلے کانفرنس لندن میں ۱۹۲۴ء میں پیش کیا تھا اور اس نے خراج تحسین حاصل کیا تھا اس کا مطالعہ کر کے ہر شخص گروہ خوارج کی کذب بیانی کو بچشم خود دیکھ سکتا ہے اس کتاب میں اسلام و احمدیت کے چار ارکان عقائد عبادات۔ اخلاق تمدن اور جزا و سزا و نتائج اعمال پر سیر حاصل بحث کر کے اسلام و احمدیت کا صحیح و کامل خاکہ بیان کیا گیا ہے۔ تعجب ہے پیش نظر رکھ کر مولوی محمد علی صاحب سابق امیر گروہ خوارج نے اپنی کتاب ریلیجن آف اسلام لکھی ہے مگر جو امتیازات حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے احمدیت کے تحریر کرنے کے لئے مولوی صاحب کو ہدایت دی تھی ان کا انہوں نے اس میں نام تک نہیں لیا۔ اور وہ ان میں سے اس طرح نکل گئے ہیں۔ جس طرح ایک پتھر پانی پڑنے پر بھی خشک رہ جاتا ہے۔ ہم نے اس بات کی طرف پہلے بھی توجہ دلائی تھی مگر گروہ خوارج اس بارے میں خاموش رہا اور چالبازی سے اور طرف نکل گیا۔

(۲) ایک اور چالبازی گروہ خوارج کی سنیں۔ یہ گروہ کہتا ہے کہ جماعت قادیان نے غیروں میں اپنے خلاف نفرت کی فضا پیدا کی۔ تمام مسلمانوں کے خلاف ایک زوردار انتقامی تحریک چلائی مذہبی و معاشرتی مقاطعہ کا اعلان کیا انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور ان کے بچوں تک کی نماز جنازہ حرام قرار دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت احمدیہ قادیان کے ان فتاوی نے احمدیوں کو مسلمانوں کے سواد اعظم سے بالکل الگ تھلگ کر دیا۔ مگر گروہ خوارج کا یہ بیان اغیار کو محض خوش کرنے اور جماعت سے ان کو متنفر کرنے کے لئے ہے کیونکہ ان کے سابق امیر تمام دنیا کے کلمہ گو مسلمانوں اور آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین ماننے والوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے کر ان کو دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کر چکے ہوئے ہیں اور ہم کئی دفعہ ان کا یہ حوالہ پیش کر چکے ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہونے والے ان لوگوں کے جنازہ کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ مولوی محمد [illegible] صاحب نے ایک لمبا عرصہ اس بارہ میں [illegible] کے بعد حضرت خلیفہ ثانی رضہ کا مسلک اختیار کر لیا جسے ماننے کی بجائے امیر یہ گروہ پردہ ڈال رہا ہے۔ اب یہ جواب دیا گیا ہے کہ فریق لاہور اصولی طور پر تمام کلمہ گو مسلمانوں کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ دیکھا آپ نے اس کی اس دو رنگی و کذب بیانی و چالبازی کو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو احمدی مسلمان قرار دیا اور دیگر مسلمانوں کے فتاوی تکفیر اور اپنی خدائی بعثت کے خلاف کھڑے ہونے والے مکفرین مکذبین و مترددین کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا اور اربعین میں صاف اعلان کر کے اپنی جماعت کو ان سے الگ کر لیا اور ان کے پیچھے نماز حرام قرار دے دی۔

اب ہم اس مفتری گروہ سے دریافت کرتے ہیں کہ بتاؤ حضور کے اس "علیحدگی" والے اعلان کا کیا نام رکھتے ہو۔ "علیحدگی پسندی" یا انحاد پسندی کیا حضور نے اپنی جماعت کو اپنی جماعتوں کی "طرح" "بالکل الگ تھلگ" نہیں کر دیا۔ اور کیا آپ کا گروہ خوارج مکفرو مکذب و متردد علماء۔ اور لوگوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں ! کیا اس وجہ سے نہیں کہ وہ بھی ہماری طرح ان کو کافر و دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے۔ ایسی صورت میں کیوں شائع کیا گیا ہے کہ "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے بنیادی عقائد میں یہ بات داخل ہے کہ تمام کلمہ گو مسلمان ہیں"۔

کیا یہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور کا مصداق نہیں اور کیا یہ بیان مولوی محمد علی صاحب کے مذکورہ فتوی کے صریح خلاف نہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں۔

اگر گروہ خوارج مکفرین و مکذبین و مترددین کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اربعین والے فیصلہ کے صریح خلاف نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

گروہ خوارج کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ایسی چالبازیوں سے سوائے اس کے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا کہ وہ ذلت کا شکار ہو اور لوگوں کی نظر میں ناقابل اعتبار ٹھہرے۔ مخالفین ان کے ایسے بیانات سے بخوبی واقف ہیں وہ ان کو سراسر چالبازی سمجھتے ہیں۔ ان چالبازیوں کے باوجود یہ گروہ کہتا ہے کہ وہ اور ان کی من گھڑت انجمن حقیقی طور پر حضرت اقدس کی جانشین ہے اور حضور کی قائم کردہ قادیان والی صدر انجمن احمدیہ کچھ چیز نہیں اور خدا کے قائم کردہ مرکز قادیان کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس کی بجائے ان کا جعلی مرکز لاہور ہے۔ اور حقیقی دارالامان کی بجائے ان کی کالونی دارالامان ہے۔ حالانکہ ان کا مرکز احمدیہ بلڈنگ اور ان کی نئی مرحومہ کالونی دونوں دارالفساد ہیں۔ نہ کہ دارالامان۔ یہ سب جگہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مقاصد کو ملیا میٹ کرنا اور پیچیدہ چالوں کا جال بچھانے کی بیٹھکیں ہیں جن سے "مکفرین۔ مکذبین و مترددین" خوش ہوں اور ان کی چالوں پر ان کو داد تحسین ادا کریں اور احمدیت کا اثر ان میں سے مٹتا ہوا دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا اور دلوں کو سرور کریں۔ سو یہ چالیں ان کو مبارک ہوں۔

فہرست وعدہ کنندگان جماعت احمدیہ آسنور برائے تعمیر مسجد احمدیہ سرینگر کشمیر

نمبر شمار	نام	وعدہ
۱	مکرم عبد المنان صاحب ڈار صدر جماعت	۵۰/-
۲	״ سعید احمد صاحب ڈار	۲۰۰/-
۳	״ عبد القدیر صاحب	۲۰۰/-
۴	״ بشارت احمد صاحب	۱۵۰/-
۵	״ عبد الحکیم صاحب وانی	۱۰۰/-
۶	״ خواجہ منور احمد صاحب ڈار	۱۰۰/-
۷	״ مسعود احمد صاحب ڈار	۱۰۰/-
۸	״ غلام رسول صاحب ڈار	۱۰۰/-
۹	״ عبد الوہاب صاحب میر	۱۱۰/-
۱۰	״ عبد الخالق صاحب نائک	۵۰/-
۱۱	״ عبد المنان صاحب نائک	۵۰/-
۱۲	״ عبد الکریم صاحب دستی	۵۰/-
۱۳	״ خواجہ نذیر احمد صاحب ڈار	۱۰۰/-
۱۴	״ محمد یاسین صاحب	۱۰/-
۱۵	״ مبارک رسول صاحب	۲۰/-
۱۶	״ عبد السلام صاحب نائک	[illegible]
۱۷	״ جلال الدین صاحب ڈار	۲۰/-
۱۸	״ غلام محمد صاحب دیشی	۲۵/-
۱۹	״ سمیع اللہ صاحب	۱۵/-
۲۰	״ حبیب اللہ صاحب نائک	۵/-
۲۱	״ عبد القادر صاحب وگے	۵/-
۲۲	״ عبد الرحمن صاحب بیگ	۲/-
۲۳	״ عبد الغفار صاحب نائک	۱۰/-
۲۴	״ شمس الدین صاحب آف نرکہ چورہ	۱۰۰/-

افراد جماعت آسنور کی یہ پہلی فہرست ہے۔ آئندہ دوسری فہرست بھی ارسال کی جاوے گی۔

والسلام

خاکسار غلام نبی خادم سلسلہ سرینگر (کشمیر)

قسط نمبر ۲

مختصر تاریخ جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

از مکرم سید محمد زکریا صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ)

اقرار نامہ بیعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج پہلا جمعہ رمضان المبارک کا ہے کہ ہم لوگ مولوی سید عبد الرحیم صاحب کے بیان سے بطیبِ خاطر یہ اقرار کرتے ہیں اور سچے دل سے اپنے اپنے دستخط کر دیئے ہیں کہ جناب مولانا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی واقعی اس زمانہ کے مجدد اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں اور ہم لوگ ان کے دعوے میں آپ کو صادق اور مصدوق سمجھتے ہیں یعنی مہدیٔ وقت اور مسیح موعود جس کی بشارت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک پیشگوئی میں فرما رکھے گئے ہیں۔

۳ رمضان ۱۳۱۷ھ

اس کے بعد ۴۰۸ بیعت کنندگان کے نام درج ہیں۔ باقی نام دوسرے پرچے میں لکھے جائیں گے۔ منقول از اخبار الحکم ص۴ جلد ۴ دار الامان قادیان ۲۷ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء زیر عنوان بیعت امام علیہ السلام صفحہ ۹ از کالم ۱ تا صفحہ ۷ کالم ۳۔

بیعت کنندگان کے ناموں میں سے پہلا نام حضرت مولوی سید سعید الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، اور دوسرا نام حضرت مولوی سید اختر الدین صاحب کا۔ اول الذکر بزرگ میرے حقیقی نانا اور موخر الذکر بزرگ میرے حقیقی ماموں تھے ہر دو بزرگ بفضلہ تعالیٰ صحابی تھے۔ بیعت کر لینے کے بعد جناب ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی تڑپ پیدا ہوئی۔ اور اسی سال یعنی ۱۹۰۰ء میں سات احباب پر مشتمل ایک قافلہ روانہ ہوا۔ جو اڑیسہ سے قادیان جانے والا اولین قافلہ تھا۔ یہ قافلہ قادیان پہنچا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل کر کے کچھ دن صحبتِ اقدس سے فیضیاب ہو کر حضور کے صحابہ کرام میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ۔ وہ جملہ بزرگ جنہیں اس قافلہ میں شامل ہو کر صحابیت کا شرف حاصل ہوا اُن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

(۱) حضرت مولوی سید عبد الرحیم صاحب رضی اللہ

(۲) حضرت مولوی سید سعید الدین صاحب رضی

(۳) حضرت مولوی سید احمد حسین صاحب رضی

(۴) حضرت منشی سید نیاز الدین صاحب رضی

(۵) حضرت مولوی سید عبد الستار صاحب رضی

(۶) حضرت منشی سید تفضل حسین صاحب رضی

(۷) حضرت منشی سید شفیق الدین صاحب رضی

بعد ازاں پھر ایک قافلہ ۱۹۰۲ء میں روانہ ہوا۔ جو تین احباب پر مشتمل تھا۔

(۱) حضرت خانصاحب مولوی سید ضیاء الحق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۲) حضرت مولوی سید اکرام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت منشی سید نیاز حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اس کے بعد تیسرا قافلہ بھی جو ۱۹۰۳ء میں روانہ ہوا جو تین احباب پر مشتمل تھا۔ جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت مولوی سید احمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ان بزرگ کو سب سے پہلے قافلے میں شمولیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہو چکا تھا پھر دوبارہ تشریف لے گئے تھے)

(۲) حضرت الحاج سید حاجی احمد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) حضرت مولوی سید اختر الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اس طرح یہ بارہ بزرگ تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

سونگھڑہ سے اڑیسہ کے مختلف علاقوں میں احمدیت کی ضیا پاشیاں

کیرنگ۔ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب کٹکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سونگھڑہ میں احمدیت کی بنیاد رکھنے کے بعد ایک مرتبہ اسی زمانہ میں جبکہ ابھی خدا کا مسیح بقیدِ حیات موجود تھا ایک بار کیرنگ ضلع پوری تشریف لے گئے اور گاؤں والوں کو تبلیغ کی بعض احباب کیرنگ کے مطالبہ پر آپ نے حلفیہ بیان دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اظہار کیا جس کے نتیجہ میں گیارہ یا بارہ بزرگ اسی وقت بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ۔ حضرت مولوی صاحب موصوف کے نسبتی بھائی حضرت مولوی سید رسول بخش صاحب آف سرلو ضلع کٹک (جو کیرنگ کے معلم تھے) کی تبلیغ و تعلیم و تربیت سے بعد میں متعدد احباب حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے پھر خلافت ثانیہ کے اوائل زمانہ میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب کشمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اڑیسہ تشریف لائے اور آپ کا قیام کیرنگ میں بہت زمانہ رہا۔ آپکی مساعی جمیلہ سے گاؤں کے باقی ماندہ سارے ذرّے احمدیت میں داخل ہو گئے (کیرنگ ایک بڑا گاؤں ہے تقریباً دو تین ہزار آبادی ہے)

کندرا پاڑہ

کندرا پاڑہ ضلع کٹک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہی حضرت سید ضیاء الحق صاحب رض کے ذریعہ جماعت قائم ہوئی پھر وہاں سے غالباً جودہ کلاٹ ضلع کٹک میں احمدیت کی روشنی پھیلی جو کیندرا پاڑہ کے قریب ہے۔

سرلو نیا گاؤں

سرلو نیا گاؤں ضلع کٹک کی جماعت سونگھڑہ کی گویا ایک شاخ ہے کیونکہ سرلو کے احمدی احباب دراصل سونگھڑہ کے ہی تھے۔ محترم مولوی سید رسول بخش صاحب، سابق معلم کیرنگ اسی گاؤں کے تھے جن کا ذکر کیرنگ کے سلسلہ میں آچکا ہے۔ یہ حضرت مولوی سید عبد الرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسبتی بھائی تھے اور ایک خواب کی بناء پر احمدیت میں داخل ہوئے تھے ان بزرگ کے حالاتِ زندگی انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں پیش کئے جائیں گے۔

کرڈاپلی تگریا ضلع کٹک

۱۹۲۱ء کے آخر یا ۱۹۲۲ء کے شروع میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب کشمیری کیرنگ سے کرڈاپلی بغرض تبلیغ تشریف لے گئے اور آپ کی تبلیغ سے کرڈاپلی کا سارا گاؤں بفضلہ تعالیٰ احمدیت کی آغوش میں آگیا۔

پنکال ذنگریا ضلع کٹک

پنکال کرڈاپلی سے غالباً تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی زمانہ میں پنکال بھی احمدیت کے نور سے منور ہوا۔ یہ گاؤں بھی قریب قریب سارے کا سارا احمدی ہے۔

مانکاگوڑا ضلع پوری

اس گاؤں میں مولوی عبد الحمید خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر صاحب نے سب سے پہلے اپنے زمانہ طالب علمی میں احمدیت قبول کی۔ ماسٹر صاحب موصوف کو خود دہ ہائی سکول میں پڑھتے وقت مولوی سید فیاض الدین صاحب احمدی و مولوی سید غلام صفدر صاحب احمدی کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا (یہ دونوں بزرگ ماسٹر صاحب کے استاد تھے) بفضلہ تعالیٰ اب اس جماعت میں با اثر اعلیٰ تعلیم یافتہ احباب موجود ہیں۔

بھدرک ضلع بالیسر

بھدرک شہر ضلع بالیسر میں واقع ہے۔ ۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۱ء میں میرے محترم چچا مولوی سید محمد محسن صاحب سونگھڑوی مرحوم و مغفور کے ذریعہ احمدیت پھیلی۔ آپ بھدرک میں سلسلہ ملازمت مقامی Elementary Training School میں ہیڈ مولوی کے عہدے پر فائز تھے۔ بھدرک شہر کو اڑیسہ میں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ سارے اڑیسہ میں مسلم آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑی مسلم آبادی ہے۔ جو تقریباً پندرہ بیس ہزار مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اتنی بڑی آبادی کے درمیان سب سے پہلے جن بزرگ کو احمدیت نصیب ہوئی اور بھدرک کے آدم ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ وہ شیخ عبد اللہ صاحب مرحوم و مغفور تھے۔ مولوی سید محمد محسن صاحب مرحوم کے زمانہ قیام بھدرک میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب کشمیری کیرنگ سے بھدرک مولوی صاحب موصوف کے پاس گاہے بگاہے آیا کرتے تھے۔ ان دونوں بزرگوں کی تبلیغ سے ایک مخلص جماعت وہاں قائم ہو گئی خان صاحب مولوی نور محمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس و سابق صوبائی امیر اسی جماعت بھدرک کے ایک درخشندہ گوہر تھے۔

پدن پدا ضلع پوری

محترم جعفر خان صاحب پدن پدا کے ایک با اثر رئیس اور تعلیم یافتہ اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے جب مولوی غلام صفدر صاحب برادر اصغر حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی سنا کہ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب سونگھڑوی احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں تو آپ نے بھی بلا چون و چرا بیعت کر لی۔ مولوی فضیل احمد صاحب مولوی فاضل آپ ہی کے صاحبزادے ہیں۔

سورو ضلع بالیسر

۱۹۶۳ء میں سورو ضلع بالیسر میں ایک نئی مخلص جماعت قائم ہوئی ہے جو احمدیت کا ایک نشان ہے۔ برادر عزیز سید محمد یونس صاحب احمدی بسلسلہ ملازمت عرصہ زائد تیس سال سورو میں قیام کرتے ہیں عزیزم میاں شیر علی صاحب جو ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں اور جن کو سورو کی جماعت کے آدم ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ وہ عزیز موصوف سے اخبار بدر لے کر پڑھا کرتے تھے۔ بالآخر ان کو احمدیت میں داخل ہونے کا سعادت حاصل ہوئی۔ ازاں بعد میرے چچا محترم مولوی سید محمد محسن صاحب نے بھی وہاں پہنچ کر تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ... نوجوان داخل سلسلہ ہو گئے اس کے بعد وہاں پر مخالفت کا طوفان برپا ہوا۔ قصہ مختصر جانبین (احمدی اور غیر احمدی) میں مباحثہ ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود اور دیگر بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مباحثہ کا ایسا نمایاں اثر ہوا کہ اب بفضلہ تعالیٰ تقریباً سو سے زائد افراد کی ایک مخلص جماعت قائم ہو گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

علاوہ ازیں احمدیت کی روشنی سونگھڑہ سے نکل کر اڑیسہ کے مختلف علاقوں مثلاً کوٹپدہ (ضلع کٹک) تالبر کوٹ ضلع ڈھینکانال زرگا میں ضلع پوری ارکہ پٹنہ ضلع کٹک۔ بیہ وندا (ضلع کٹک) تاراکوٹ ضلع کٹک ... وغیرہ میں پھیلی ہے اور پھیلتی جا رہی ہے۔ الحمد للہ اس کے علاوہ بعض اور علاقے بھی ہیں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں کٹک شہر سری پلی۔ نیالی۔ باسدیو پور وغیرہ وغیرہ الغرض سارے اڑیسہ میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے یا جماعت کے افراد پائے جاتے ہیں وہاں بلا واسطہ یا بالواسطہ سونگھڑہ سے ہی احمدیت کی روشنی پہنچی۔ اور یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ فی الحال "کل ہندوستان" میں تعداد کے لحاظ سے غالباً اڑیسہ کی جماعت دوسرے نمبر پر ہے۔

متفرق مگر اہم

سونگھڑہ میں جلیل القدر صحابہ کرام کی تشریف آوری

... مندرجہ ذیل جلیل القدر صحابہ کرام نے تشریف لا کر سونگھڑہ کی سرزمین کو شرف بخشا۔

(۱) حضرت ... ناصر نواب صاحب ... تعالیٰ عنہ

(۲) حضرت ابو سعید صاحب عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب اولین مبلغ امریکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ

(۵) حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۶) حضرت مولانا سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب کشمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان بزرگوں کے علاوہ ممکن ہے اور بھی کوئی صحابی تشریف لائے ہوں۔

مشہور مناظرے

سونگھڑہ میں مختلف مواقع پر متعدد زبردست مناظرے بھی ہوئے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب سونگھڑوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مولوی سید عبد العلیم صاحب خلف اکبر حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب حضرت مولوی سید عبد الحی صاحب محترم مولوی سید عبد السلام صاحب خلف ثالث حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب محترم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی سابق مبلغ گیمبیا حضرت مولوی عبد الغفور صاحب سابق مبلغ لاہور وغیرہم بزرگوں نے مختلف مواقع پر زبردست اور کامیاب مناظرے کئے۔ جن میں سے بعض مناظروں کی مختصر رپورٹیں تاریخ احمدیت جلد ہفتم میں آ چکی ہیں

مخالفت

سونگھڑہ میں مخالفت ہوئی۔ کیونکر ہوئی۔ کس نوعیت کی ہوئی کیا کیا مظالم ڈھائے گئے مسجد سے کیسے نکالا گیا۔ قبر سے نعش اکھیڑ کر کس طرح باہر پھینکی گئی۔ قبرستان سے کس طرح بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی۔ احمدیوں کا عرصۂ حیات کس طرح تنگ کیا گیا۔ ان کے گھروں پر حملہ کیا گیا۔ پتھر برسائے گئے۔ احمدیوں کو زد و کوب کیا گیا باغات ویران کئے گئے۔ متعدد سنگین مقدمات میں پھنسایا گیا۔ محلہ رسول پور کے احمدیوں کو دو بار ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا اور ہجرت کے بعد ان کے گھروں کو لوٹا گیا۔ یہ ایسے دردناک حالات ہیں کہ ان کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ یہاں تو میرا مقصد صرف سونگھڑہ اور اڑیسہ میں احمدیت کی اشاعت و ابتداء کی تاریخ کو محفوظ کرنا تھا۔ سو وہ بفضلہ تعالیٰ ہو گیا۔ اگر توفیق ملی تو پھر کسی موقع پر ہم پر کیا گذری اور کیونکر گذری انشاء اللہ تعالیٰ کبھی یہ قصہ سنائیں گے ہم۔ یا آئندہ اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے گا وہ تاریخ لکھتے وقت ان پر تفصیل سے روشنی ڈالیگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

میں نے ممکن طریقہ سے تحقیق کر کے لکھا ہے پھر بھی ممکن ہے اس میں بعض غلطیاں اور خامیاں نکل آئیں تو اس کی تصحیح بعد میں ہو سکتی ہے۔ میرا اصل مقصد تاریخ کو محفوظ کرنا تھا۔ زندگی کا کیا اعتبار ہے۔ تقریباً ایک سال سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ سب بزرگوں سے اپنی صحت یابی کے لئے دعا کا خواستگار ہوں

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

ایک مکتوب

جناب بابا دھاری صاحب بنو جوشی روڈ قرول باغ دہلی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی خدمت میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی جانب سے ارسال کردہ کتب و لٹریچر کی رسیدگی سے اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

مرزا وسیم احمد سلام

آپ کے خط نمبر ۲۵۱ش کے مطابق آئے ہوئے کتب پڑھ کر بہت خوشی ہوئی لندن میں ۱۹۲۴ء کی تقریر قابل قدر ہے ایسے عالم کی جتنی تعریف کی جاوے کم ہے۔ یہ ماننے کی بات ہے کہ آپ کی جماعت میں بڑے عالم موجود ہیں جن کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہے۔ آج سے ۵۰ سال پہلے کا مقابلہ کیا جائے تو جو ترقی اور بلندی ہوئی ہے۔ وہ مہینوں پہلے ملنے والوں کو نصیب نہیں ہوئی۔ وہ وقت دور نہیں جب کوئی بھی مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں ٹھہرے گا۔ کتب پڑھ کر دل کو شانتی ہو جاتی ہے۔ لیکن جلدی کتب ختم ہونے پر خیال آتا ہے کہ ذرا مجھ کو قادیان ہی آباد کرتا تو کتب پڑھنے کا شوق پورا ہوتا رہتا اور بار بار کتب منگوانے کا مطالبہ کر کے شرمسار نہ ہونا پڑتا۔ اگر آپ دوبارہ نے رخ کیا تو آپ کو مل کر مرزا صاحب کا قادیان ضرور دیکھوں گا۔ دعا کریں کہ خدا میری آرزو کو پورا کرے۔ سلام مورخہ ۲۷/۳/۱

آپ کا بابا دھاری ۱۹/۵ گلی ۳ بنو جوشی روڈ

قرول باغ دہلی

درخواستہائے دعاء

۱۔ میرے برادر نسبتی محمد مبین الدین صاحب آف محبوب نگر کی اہلیہ بوجہ خرابیٔ صحت بہت کمزور ہیں اور امید سے ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور قارئین کرام سے ان کی صحت یابی اور بسہولت زچگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد رحمت اللہ احمدی جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چندہ پور

۲۔ خاکسار کا لڑکا سید عزیز الرحمٰن سلمہ امسال Science 1st Year Degree کا امتحان دینے والا ہے عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کا ملتجی ہوں۔ خاکسار سید یعقوب الرحمٰن سونگھڑوی (پھول بائی اڑیسہ)

(۳) عاجز کا بڑا لڑکا اور بھتیجی میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں بزرگان و درویشان کرام کی خدمت میں ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید عبد المنان

(۴) عزیزم سید احمد صاحب آرہ صوبہ بہار امسال بی۔ ایس۔ سی فرسٹ ایر کا امتحان دے رہے ہیں۔ اسی طرح مکرمہ عذرہ خاتون صاحبہ کی بیٹی امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے جملہ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

ایک درخشندہ نشان

از مکرم مولوی حمید احمد صاحب کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک مدعی ماموریت کی صداقت کو پرکھنے کے لئے جہاں اللہ تعالیٰ نے اور بہت سے معیار قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں وہاں اپنے برگزیدہ بندوں کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لاخوفٌ علیھم ولاھم یحزنون یعنی ان کو ایک ایسے مقام پر کھڑا کیا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کو مرعوب اور خائف نہیں کر سکتی۔ بلکہ ایسی طاغوتی طاقتوں پر انہیں غلبہ عطا کیا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ کہ یقیناً میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام اور مامورین جب تاریک دُنیا کو منور کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تو کوہِ ہمت اور کوہِ وقار بن کر آتے ہیں۔ حوصلہ و شجاعت۔ صبر و استقلال ان کو خارق عادت طور پر دیا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہی ہوتے ہیں اور ہر قسم کا خوف اور حزن اُن سے دُور کیا جاتا ہے۔

اسی سنت کو پیشِ نظر رکھ کر موجودہ زمانہ کے مدعی ماموریت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پہ غور کیا جائے تو اہلِ وانشن آپ کو اپنے دعوے میں صادق پائے گا۔ یہ امر کسی فردِ بشر سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے لے کر حضور کے وصال تک آپ کے مقابلہ میں کس طرح بڑی بڑی طاغوتی طاقتیں نمودار ہوئیں۔ اور کیا کیا طوفانِ عداوت برپا کئے گئے۔ حتیٰ کہ معاندین نے حضور کے قتل کی سرتوڑ کوششیں کیں۔ اور قتل کے مقدمات دائر کئے گئے۔ علماء سُوء نے متفق اور متحد ہو کر اپنی باطنی کدورت کو کفر اور قتل کے فتوؤں کی صورت میں ظاہر کر کے فضائے امن کو برباد کیا۔ اور چاہا کہ کسی طرح آگ مشتعل ہو کر حضور کی جان لیں۔ غرض سب کے سب متحد ہو کر اس آسمانی شجر مثمر کو جڑ سے کاٹ دینے پر تُل گئے۔ اسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں

اِن کینوں میں کسی کو بھی ارماں نہیں رہا
سب کی مراد تھی کہ میں دیکھوں رہ فنا
کہتے تھے یہ کہ نحیف کو دکھائیں عدم کی راہ
یا حاکموں سے پھانسی دلا کر کریں تباہ
مجھکو ہلاک کرنے کو سب ایک ہو گئے
سمجھا گیا میں بد پر وہ سب نیک ہو گئے

(دُرِّثمین)

لیکن خدا کے اُس محبوب مسیح موعود جسے درگاہ باری سے جری اللّٰہ فی حُلل الانبیاء کا خطاب دیا گیا تھا کے پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ ہوئی۔ اور وہ خدا کا بندہ ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دشمنوں سے مرعوب اور خائف نہ ہوا۔ بلکہ کوہِ ہمت اور کوہِ وقار بن کر اپنے دشمنوں کی سرگرمیوں کو دیکھ کر مسکرا دیتا۔ اور اُن کے سامنے اپنے جری اللہ ہونے کا یوں اعلان کیا۔

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار
کیا بگاڑا اپنے مکروں سے ہمارا آج تک
اژدہا بن بن کے آئے ہو گئے پھر سوسمار

اہلِ انصاف غور کریں کہ ایک طرف مخالفت کی آگ کے شعلے اس شدت سے بھڑک رہے ہوں۔ اور دوسری طرف ایک یکہ و تنہا انسان نہایت اطمینان اور استقلال کے ساتھ اپنے دشمنوں کو یہ چیلنج دے رہا ہو۔ کہ "تم میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے"۔ اور میں اپنے مقصد میں کامیاب اور کامران اور تم اپنے مقصد میں ناکام اور نامراد رہو گے چنانچہ پھر ایسا ہی ہو بھی جائے۔ تو یہ اس کی صداقت پر ایک زبردست دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔

ایک عام مقولہ ہے کہ "دروغ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے" اگر یہ حقیقت ہے تو پھر اہلِ دانش کے لئے قابلِ غور امر یہ ہے کہ اگر نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں صادق نہ تھے۔ تو اس قدر مخالفت کے طوفان میں ایک بے یار و مددگار انسان کو یہ غیر معمولی اطمینان یقین اور ہمت کیونکر اور کہاں سے نصیب ہوئی۔ اور آپ اپنے مقصد میں کامیاب اور کامران اور آپ کے دنیا بھر کے تمام دشمن اپنے مدعا اور مقصود میں کیوں ناکام و نامراد ہے۔ بعض ناسمجھ لوگ غلبہ سے مراد ملکی فتوحات لے کر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو کہاں غلبہ حاصل ہوا۔ لیکن ان کا یہ اعتراض تعلیم اسلام سے محض ناواقفیت ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ اسلامی تعلیم یہ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور مامورین کے دنیا میں آنے کی اصل غایت ملکی فتوحات نہیں بلکہ دُنیا میں آسمانی بادشاہت ہی قائم کرنا ہوتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا پاکیزہ گروہ صرف روحانیت کا تاج لینے کے لئے آتا ہے دنیا کے لوگ ان کے اس مقصد میں سدِّ راہ ہو کر روڑے اٹکاتے ہیں۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کے انبیاء بلاخوف وخطر اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ اور آخرکار اپنی زندگی میں ہی اپنی اس روحانی تخم ریزی کو جو انہوں نے لوگوں کی زمین قلوب میں کی ہوتی ہے پھلتے پھولتے گلستان کی صورت میں دیکھ لیتے ہیں۔ اور ان کے مخالفین اپنی ناکامی اور نامرادی پر ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر جس غرض کے لئے دنیا میں بھیجے گئے اس میں حضور کو نمایاں فتوحات حاصل ہوئیں۔ آپ کے مقابلہ میں لیکھرام پشاوری اور آتھم اور ڈوئی جیسے اشد ترین معاندین آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوئے۔ اور حضور کو کوئی دشمن کسی قسم کا گزند نہ پہنچا سکا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دشمنوں کے شر سے ہر طرح محفوظ رکھا اور آپکا الہام وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اپنی پوری شان سے پورا ہوا۔ دُنیا میں آپ کے آنے کا مقصد صرف احیاء اسلام تھا جسے خدا کے فضل و کرم سے حضور نے اپنی زندگی میں زبانی، قلمی لسانی، مالی۔ حالی ہر طرح سے احسن طور پر سرانجام دیا۔ اور اس قحط الرجال کے زمانہ میں مخلصین و مجاہدین کی ایک ایسی جماعت تیار کر کے دکھا دی۔ جو اسلام اور پیارے آقا و مولیٰ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو اکنافِ عالم میں پھیلا رہی ہے۔ اور آئے دن اس کے ثمرات بفضلِ خدا ظاہر ہو کر ایک دُنیا کو انگشت بدنداں کر رہے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب اس نیلے آسمان کے نیچے صرف ایک ہی مذہب ہوگا جو کہ اسلام ہوگا۔ اور تمام دنیا اسلام اور احمدیت کے جھنڈے تلے آجائے گی انشاء اللہ۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ جاں نثار صحابہ جنہوں نے قرونِ اولیٰ میں اسلام کی عظمت کا سکہ چار دانگِ عالم میں بٹھا دیا تھا۔ بالکل اسی طرح آج چودہ سو سال کے درمیانی وقفہ سکون کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت نے دُنیا میں پھر از سرِ نو ایک ہیجان بپا کر دیا۔ اور ساری دُنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ اور پھر ایک بار اس جماعت کے ذریعہ چارسُو عالم میں اسلام کی دھاک بیٹھ چکی ہے۔ دُنیا کے ہر گوشہ سے "اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد" کی صدائیں آ رہی ہیں۔ اور وہ نقشہ جو ایک شاعر نے زمانہ سلف کے مسلمانوں کی ہمت اور شجاعت کا ذیل کے اشعار میں کھینچا تھا بالکل اسی طرح آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے مجاہدین و انصار موجودہ زمانے میں پیش کر رہے ہیں ؎

شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

پس مبارک ہے وہ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور آپ پر ایمان لایا۔ اور بدبخت ہے وہ انسان جس نے مسیح موعود کا زمانہ پایا اور آپ پر ایمان نہ لایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام اور احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کلکتہ کا ایک خصوصی اجلاس

مورخہ ۷ر ماہ (مارچ) کی صبح کو مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام مجلس اطفال الاحمدیہ کلکتہ کا ایک خصوصی اجلاس مکرم مولانا حکیم محمد الدین صاحب انچارج مبلغ کی زیرِ صدارت مسجد احمدیہ کلکتہ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت کے تقریباً تمام اطفال نے تلاوت قرآن کریم کے مقابلے میں حصہ لیا۔ بعدہٗ اطفال نے نظمیں اور تقاریر پیش کیں۔ الحمد للہ کہ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ آئندہ اجلاس ۳ر اپریل کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مفید نتائج برآمد کرے۔ آمین۔

خاکسار مشرق علی
قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب پر
مختلف جماعتوں میں کامیاب جلسے

(۸) اپریل 1971
صفحہ

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

مورخہ ۲۲ مارچ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم کمال الدین خاں صاحب کی تلاوت قرآن کریم ... عزیزم رحیم خاں صاحب کی نظم کے بعد مکرم شیخ عزیز صاحب نے مکرم شیخ علی صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں ہندوؤں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار رحمٰن خاں دیہاتی مبلغ کیرنگ

جماعت احمدیہ پنکال (اڑیسہ)

مورخہ ۲۲ مارچ بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی زیر صدارت محترم صدر جماعت احمدیہ پنکال تلاوت قرآن پاک و نظم خوانی سے شروع کی گئی۔ بعدہٗ مکرم سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ محترم مولوی محمد فرزند علی خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار حمید خاں احمدی سیکرٹری مال و نگران خدام الاحمدیہ پنکال اڑیسہ

جماعت احمدیہ کرڈاپلی (اڑیسہ)

محترم صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی زیر صدارت بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو عزیزم محمد نعیم صاحب نے کی۔ مکرم مولوی یار محمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم ماسٹر شیخ آدم صاحب مکرم شیخ ہاشم صاحب مکرم عبد الباری خان صاحب مکرم عبد الشکور صاحب ———— مکرم محمد مسیح صاحب اور مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار محمد انور احمدی جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ کرڈاپلی (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ بمبئی

مورخہ ۲۱ امان بروز اتوار بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ مکرم یوحسن صاحب کی تلاوت قرآن حمید اور مکرم عبد الباری صاحب کی نظم کے بعد عزیزم عبد الله کو صاحب مکرم ...

عبد المجید صاحب زعیم انصار اللہ مکرم بشیر محمد خاں صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بمبئی مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے اختتامی خطاب کیا۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

یونس پرویز قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی

مجلس خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ

مجلس خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲ امان (مارچ) کو مسجد احمدیہ یاڑی پورہ میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی ٹھیک ساڑھے سات بجے شام مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کی صدارت میں آغاز پذیر ہوئی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد سلیم زاہد صاحب کی نظم کے بعد صدر محترم نے افتتاحی تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم عبد المجید صاحب ٹاک عزیزم میر عبد الرشید صاحب عزیزم میر شمس الدین صاحب مکرم احسان اللہ صاحب ٹاک اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ عزیزم مظفر احمد ٹاک نے درثمین سے ایک نظم پڑھ کر سنائی آخر میں صدر صاحب نے خطاب کیا۔ عہد دہرانے کے بعد صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار میر عبد الرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ (کشمیر)

جماعت احمدیہ بھدرواہ

مورخہ ۲۲ امان (مارچ) بروز سوموار مسجد احمدیہ بھدرواہ میں نماز عصر کے بعد زیر صدارت مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب پریذیڈنٹ جماعت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ ... عزیزم عبد الرحیم خاں صاحب نے نظم سنائی بعدہٗ ماسٹر رحمت اللہ صاحب مکرم عبد القیوم صاحب تیر اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم عبد القیوم صاحب تیر اور مکرم عبد الرشید صاحب تیر نے نظمیں پڑھیں۔ آخر پر صدر محترم نے صدارتی تقریر کی۔ سلسلہ کے متعلق لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ دعا کے ساتھ یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار محمد شریف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ

جماعت احمدیہ بانڈی پورہ (کشمیر)

مورخہ ۱۲ امان بروز اتوار مسجد احمدیہ ترکپورہ میں زیر صدارت مکرم حکیم عبد العزیز صاحب جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم حکیم صاحب موصوف جلسہ کی تلاوت کلام پاک اور عزیز غلام مصطفیٰ کی نظم کے بعد خاکسار محمد عبد اللہ فرخ برادرم بشیر احمد صاحب مکرم عبد العزیز صاحب عزیزم غلام مصطفیٰ صاحب مکرم محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر اور مکرم ماسٹر خورشید احمد صاحب خورشید نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے اختتامی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار محمد عبد اللہ فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ علاقہ بانڈی پورہ (کشمیر)

جماعت ہاری پاری گام (کشمیر)

مورخہ ۲۷ مارچ کو مسجد احمدیہ ہاری پاری گام میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد مقبول صاحب راتھر مکرم محمد رمضان صاحب بٹ مکرم غلام نبی صاحب راتھر۔ مکرم محمد مقبول صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم ولی محمد صاحب راتھر نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار محمد یوسف شیخ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام (کشمیر)

جماعت احمدیہ شورت (کشمیر)

مورخہ ۲۲ مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ شورت میں جلسہ یوم مسیح الموعودؑ زیر صدارت مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار منعقد ہوا۔ مکرم عبد القدیر صاحب لون کی تلاوت قرآن پاک اور خاکسار ماسٹر نذیر احمد عارف کی نظم کے بعد مکرم غلام حسن صاحب ڈار مکرم محمد عبد اللہ صاحب ماسٹر قائد خدام الاحمدیہ اور صدر صاحب نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار ماسٹر نذیر احمد عارف سیکرٹری خدام الاحمدیہ شورت (کشمیر)

جماعت احمدیہ کلکتہ

مورخہ ۲۱ مارچ کو احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم سید کریم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ عزیز بشیر احمد صاحب بانی کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم شیر عالم صاحب کی نظم کے بعد مکرم منشی شمس الدین صاحب مکرم بشیر احمد صاحب بانی مکرم روشن علی صاحب مکرم سید محمود احمد صاحب ٹنگی مکرم ملک صلاح الدین صاحب۔ مکرم محمد صدیق صاحب بانی۔ مکرم مقبول احمد صاحب مکرم محمد تسلیم صاحب زمزم ابو العلام اور مکرم مولانا حکیم محمد الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم مظہر احمد صاحب بانی مکرم طارق احمد صاحب سہگل مکرم شمس الدین حیدر صاحب مکرم حبیب الرحمٰن صاحب مکرم نصیر احمد صاحب بانی۔ ہمارے نو احمدی بھائی مکرم علی احمد صاحب اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وغیرہ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے اختتامی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار مشرق علی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ

مختصر رپورٹ جلسہ یوم خلافت جماعت احمدیہ بانڈی پور کشمیر

احباب جماعت کی اتفاق رائے سے جماعت احمدیہ ارنہ گام بانڈی پورہ میں زیر صدارت مکرم الحاج خواجہ عبد الغنی صاحب مورخہ ۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش بروز اتوار منعقد کیا گیا جس میں جماعت کے اکثر احباب و مستورات نے بطیب خاطر شمولیت کی۔ جلسہ کی کارروائی پورے ۱۲ بجے دوپہر مکرم خواجہ غلام محمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اسکے بعد بچوں نے ایک نظم سنائی۔ بچوں کی نظم کے بعد عزیز ممتاز الدین متعلم جماعت ہفتم نے سورہ مائدہ کا آخری رکوع تلاوت کیا اور اس کا ترجمہ سنایا۔ پہلی تقریر مکرم خواجہ غلام محمد صاحب سیکرٹری مال نے قیام خلافت کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر نے "خلافت راشدہ" کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم برادرم محمد شفیع صاحب نے "خلافت کی اہمیت" پر کی .... آپ نے احباب جماعت کے سامنے چند تجاویز پیش کیں۔ جن پر جملہ جلسہ نے غور و خوض کیا گیا کہ کس طرح ہماری جماعت منظم ہو کر ترقی کر سکتی ہے۔ اور تبلیغ میں کامیابی ہو سکتی ہے اس کے بعد مکرم برادرم ماسٹر خورشید احمد صاحب خورشید نے نہایت خوش الحانی سے درثمین میں سے ایک نظم سنائی۔

آخری اور چوتھی تقریر خاکسار نے منصب خلافت پر کی۔ آخر میں صدر محترم کی جانب سے مکرم خواجہ غلام محمد صاحب نے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے باوجود اپنی مصروفیات کے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اڑھائی بجے اختتام پذیر ہوا۔ محمد عبد اللہ فرخ مبلغ سلسلہ بانڈی پورہ (کشمیر)

اسلام اور سائنس

بقیہ صفحہ اوّل

صحیفہ فطرت کا عکس منظرِ عام پر لانے والا ہے اب مجھے یہ بتانا ہے کہ انسانی اور حیوانی ڈھانچے اور جسم کے ذرات کیا کیا صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ آثار حیوانیہ زمین میں کئی صورتوں میں متبدل ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات کیچڑ میں موجود جانور گل سڑ جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ نمکیات لے لیتے ہیں۔ بعد میں کیچڑ اور نمکیات دونوں چٹان میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ہڈیوں اور دیگر سخت اجزاء کے اُوپر نمکیات کی یکساں تہہ جم جاتی ہے۔ جو انہیں خراب ہونے سے بچاتی ہے۔ اور ان کی مضبوطی میں اضافہ کرتی ہے اب سے ۳۵ کروڑ برس پہلے بہت سے جنگلات زمین میں دب کر کوئلہ بن گئے۔ بعض جانور اور کیڑے مکوڑے اس کوئلے میں محفوظ ہو گئے۔

"سمندر کی تہہ اور بعض پُرانی چٹانوں سے ملنے والے گھونگے کیلشیم کے مرکبات میں بدل چکے ہیں۔ اسی طرح بعض دوسرے باریک سمندری جانوروں کے آثار خاص قسم کی مٹی یا معدنیات کا روپ دھار چکے ہیں۔"

(معلومات)

لائف نیچر لائبریری نے ایک مصوّر کتاب THE EARTH کے نام سے شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ سمندری چٹانوں کے اجزائے ترکیبی میں حیوانی اجزا بھی شامل ہوتے ہیں۔ جو کہ لاکھوں سال کے تغیّرات کے بعد چٹانوں میں بدل جاتے ہیں۔

پھر لکھا ہے کہ زمین کے بطن میں لوہے کے چشمے اُبل رہے ہیں۔

متحجر جانوروں کے ڈھانچے بے شمار مل چکے ہیں۔ زمانہ قدیم کے یہ وہ دیو ہیکل ہیبت جانور ہیں جو کہ چٹانوں میں پھنس کر پتھر بن گئے یا اپنا نشان (نقوشِ بدن) چھوڑ گئے۔

پومپیؔ سے متحجر انسانی ڈھانچے بھی ملے ہیں۔ اس آتش افشانی میں دبے ہوئے انسان دوؔ ہزار سال کی مدت میں لاوے میں ڈوب کر پتھر کی طرح سخت بن گئے۔ اسیطرح انسانی ڈھانچہ لوہے یا کسی سخت تر مادّہ میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ جیسے زمین کے بے پناہ دباؤ سے درختانِ سبز کوئلے میں بدل گئے۔ کوئلہ ہیرے میں۔ اسی طرح امکانی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ آتش افشانی کی زد میں آنیوالے انسان پتھر یا دھات میں تبدیل ہو سکتے ہیں اس پسِ منظر میں قرآنی بیان ایک حقیقتِ ثابتہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں اس قرآنی حقیقت کو یاں الفاظ بیان فرمایا ہے:۔

"مَیں اس آیت سے نتیجہ نکالتا ہوں کہ ممکن ہے کہ انسانی جسم میں لمبے عرصہ کے بعد ایسا تغیّر پیدا ہو جاتا ہو کہ وہ کسی دوسرے مادہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہو۔ سائنس کی تحقیقات سے تو ثابت ہے کہ کئی درخت جو کسی وقت زمین میں دب گئے تھے، تغیّرات زمانہ کے بعد پتھر کا کوئلہ بن گئے۔ اسی طرح یہ کہ ہیرا کوئلہ سے ہی بنا ہے۔ پس یہ تعجب کی بات نہیں کہ انسانی جسم مرنے کے بعد زمین میں ایک لمبا عرصہ دفن رہنے پر پتھر بن گئے۔"

(۴)

سوال:۔ حدیث میں ہے کہ نبوت کے ۴۶ حصے ہیں۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب:۔ حیاتیات میں ایک عظیم انکشاف یہ ہُوا ہے کہ انسان کے خلیہ حیات میں دو جوڑے یعنی ۲۳ + ۲۳ = ۴۶ تاگے ہوتے ہیں یہ تاگے انسانی خصائل، سیرت اور وراثت کا گویا تحریری ریکارڈ ہے۔ ۲۳ حصے والد سے آتے ہیں اور ۲۳ والدہ سے ان کے ملنے سے جو خلیۂ حیات تیار ہوتا ہے وہ ۴۶ تاگوں میں مربوط ہوتا ہے۔ ان تاگوں میں انسانی فطرت اور سرشت کی ہر وہ چیز نقش ہے جس نے نشو و نما کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہونا ہے۔ یہ خلیۂ حیات، گویا لوحِ محفوظ ہے۔ درِ مکنون ہے۔ انسانی فطرت اس میں مرکوز ہے۔ فطرتِ انسانیہ کی تربیت کے فطرۃ اللہ (نبوۃ) کے بھی ۴۶ حصے ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا۔

گویا نبوّت کے ۴۶ لمعاتِ نُور۔ فطرتِ انسانیہ کے ۴۶ تاگوں سے مربوط ہو جاتے ہیں۔ اس طرح انسانی تربیت کا دائرہ مکمل ہو جاتا ہے قرآنِ حکیم شریعت اور مبشّرات، کا جامع ہے نبوّۃ کے چھیالیس حصوں پر مشتمل یہ کتاب فطرتِ انسانیہ کے ۴۶ تاگوں کے مرنے عرشِ الٰہیہ سے جوڑ دیتی ہے۔

خلیۂ حیات میں چونکہ کسرو موسوم "Chromosome" کے دوؔ جوڑے ہوتے ہیں یعنی ۲۳ + ۲۳ جو کہ انسانی فطرت کے معمار ہیں۔ ۲۳ سال تک ہوئیں۔ یہ مناسبتیں خالی از حکمت نہیں ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ مشاورت

بقیہ صفحہ نمبر ۲

لئے عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا اہتمام محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ نے دار الضیافت میں کیا۔ (۳) میں از راہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔

اِس طرح نمائندگانِ کرام کو امسال بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری فرمودہ لنگر خانہ سے حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھانے کا شرف حاصل ہوُا۔

اِعلانِ نکاح

قادیان ۲۶ راماں (مارچ)۔ آج نمازِ جمعہ سے قبل مسجد اقصےٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیزم امتیاز احمد صاحب ابن مکرم پروفیسر شاہ شکیل احمد صاحب گیا (بہار) کے نکاح کا اعلان یاسمین شمیم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب آرہ (بہار) کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر فرمایا —— فریقین نے اپنی اپنی طرف سے چونکہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو وکیل بھی مقرر کیا تھا لہٰذا محترم موصوف نے ہی ایجاب و قبول کا اعلان فرمایا۔ مکرم پروفیسر شاہ شکیل احمد صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر میں اور پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ارسال کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(اِدارہ بدر)

صدقات کے متعلق حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ایک اہم ارشاد

حضور رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دُور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں روکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے اس ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

رشتوں کی ضرورت ہے

جنوبی ہند کی دوؔ تعلیم یافتہ احمدی بہنوں کے لئے جن کی عمریں ۱۸۔ اور ۱۶ سال ہیں۔ رشتوں کی ضرورت ہے۔

جملہ خط و کتابت:۔ بتوسط مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان کی جائے۔

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۱ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ انبیہٹہ ضلع مظفر نگر (یوپی)

پریذیڈنٹ — مکرم محمد سلیمان خان صاحب
سیکرٹری مال — ر جمشید احمد خان صاحب

جماعت احمدیہ پور قاضی ضلع مظفر نگر (یو۔پی)

صدر — مکرم پروفیسر محمد الیاس صاحب
سیکرٹری مال — ر محمد عارف صاحب۔
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت — ر محمد مظاہر حسن صاحب

جماعت احمدیہ انچولی ضلع میرٹھ (یو۔پی)

پریذیڈنٹ — مکرم منشی قمر الدین صاحب۔
سیکرٹری مال — ر تجلیع القمر صاحب

جماعت احمدیہ میرٹھ (یو۔پی)

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال — مکرم نور الدین صاحب

جماعت احمدیہ شاہجہانپور (یو۔پی)

پریذیڈنٹ — مکرم قریشی محمد عقیل صاحب
سیکرٹری مال — ر قریشی محمد صادق صاحب
جنرل سیکرٹری — ر ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز (بہار)

صدر — مکرم شیخ ابراہیم صاحب
نائب صدر — ر مبارک احمد صاحب
جنرل سیکرٹری — ر شیخ محمود صاحب
سیکرٹری مال — محمود خان صاحب
سیکرٹری امور عامہ — ر صادق علی احمد صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت — عطاء الرحمٰن صاحب
سیکرٹری تعلیم — ر منور احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت — ر شیخ ضمیر صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید — ر شیخ فیروز احمد صاحب
سیکرٹری وقف جدید — ر جلال الدین خان صاحب
امین — ر یعقوب خان صاحب

جماعت احمدیہ کرنول (آندھرا پردیش)

صدر و سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت — مکرم جے۔ عابد حسین صاحب
سیکرٹری مال — ر محمد عبد العزیز صاحب
سیکرٹری تعلیم — ر بشیر احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت — ر محمد عظمت اللہ صاحب

جماعت احمدیہ چارکوٹ ضلع راجوری پونچھ (جموں و کشمیر)

صدر — مکرم محمد شفیع صاحب۔
نائب صدر — میاں الف دین صاحب
سیکرٹری مال — ر [illegible]یف احمد صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت — ر عزیز الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم — ر محمد شریف صاحب
سیکرٹری امور عامہ — ر عبد الرحمٰن صاحب۔

جماعت احمدیہ کالابن کوٹلی ضلع راجوری پونچھ (جموں و کشمیر)

صدر — مکرم مولوی نور الدین صاحب
سیکرٹری مال و امور عامہ — ر چوہدری بشیر احمد صاحب پردیسی
سیکرٹری تعلیم — ر محمد شریف صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت — ر محمد بشیر صاحب
امین — ر مبشر احمد صاحب

درخواستِ دعا

خاکسار کے خسر مکرم بابو عبد الرزاق صاحب آف گونڈہ (یو۔پی) ایک عرصہ سے فالج کی وجہ سے فریش ہیں۔ جملہ احبابِ جماعت اس سلسلہ سے ان کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار: بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبار بدر کا چندہ ماہ ہجرت ۱۳۵۰ہش (ماہ مئی ۱۹۷۱ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔ امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرماویں گے۔ ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۰۸	مکرم بابو عبد الرزاق صاحب	۱۴۹۰	مکرم کرشن احمد صاحب
۱۰۲۲	ر حافظ یاسین صاحب	۱۵۰۳	ر سید ممتاز احمد صاحب۔
۱۰۴۶	ر مولوی احمد اللہ صاحب	۱۵۳۹	ر عین العارفین صاحب۔
۱۰۷۵	ر حبیب احمد صاحب	۱۵۸۵	ر محمد جمیل صاحب عباسی۔
۱۰۷۹	ر مرزا اطہر بیگ صاحب	۱۶۸۲	ر منظر السلام صاحب
۱۱۲۱	ر محمد شرف الدین صاحب	۱۷۰۱	مکرمہ مسغرہ بیگم زہرہ صاحبہ
۱۱۴۵	ر سید ابو صالح صاحب	۱۷۹۵	مکرم محمد الیاس صاحب۔
۱۱۶۸	ر ٹی۔ اے۔ احمد صاحب	۱۸۰۵	ر شریف خان صاحب۔
۱۱۸۳	ر مرزا احمد اللہ بیگ صاحب	۱۸۲۳	ر محمد احمد صاحب۔
۱۲۰۲	ر سید کمال الدین صاحب	۱۸۲۷	ر حکیم سمیع اللہ صاحب۔
۱۳۷۳	ر محمد بشیر خان صاحب	۱۸۴۴	ر سید مسعود احمد صاحب
۱۴۱۰	ر شیخ محمد امام صاحب	۱۸۴۷	ر شیخ کریم احمدی۔
۱۴۶۲	ر سلطان احمد خان صاحب	۱۸۵۱	ر حبیب الدین صاحب۔
۱۴۷۵	ر عبد الغنی صاحب خانہ پوری	۱۸۶۷	ر ایس۔ ایچ۔ احمد صاحب۔
۱۴۸۹	ر محمد شفیع صاحب	۱۹۷۱	ر محمد صادق صاحب

مالی سال کا اختتام

موصی حضرات کی خاص توجہ کے لئے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ر اپریل ۱۹۷۱ء (۳۰ر شہادت ۱۳۵۰ہش) کو ختم ہو رہا ہے۔ موصی حضرات کے حصہ آمد کے حسابات بھی ۳۰ر اپریل کو بند کئے جانے ہیں۔ اس لئے موصی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ یکم مئی ۱۹۷۰ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۷۱ء تک یعنی سالِ رواں کی آمدنیوں کا جائزہ لیکر اس کے مطابق اپنا حصہ آمد جلد از جلد اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان مال کے پاس جمع کرا دیں تاکہ حصہ آمد کی رقوم مرکز پہنچ جائیں اور ۳۰ر اپریل ۱۹۷۱ء کو موصی حضرات کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ —— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:- "Autocentre" ٹیلیفون نمبرز 23—1652 23—5222